نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول ...

نمبر ۴۷ - جلد ۳ | لودیانہ ۲۵ نومبر ۱۸۷۵ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

ہر چیز پر یسوع قادر ہی
جو کام کہ اُس سے صادر ہی
وہ وہ تو ہی خدا انسان

ہو سب کچھ اُس کے ہاتھ
سو دنیا کی نجات
تم اُسپر سوچ کرو

بقیہ صبح کا بھولا شام لوٹا

بختیار کا آڑہتی کی دکان پر جانا اور پوچ جیکا شام کیوقت سرا میں آنا

پوچ کے چوبارہ سے اُترکر بختیار نے اپنے آڑہتی کی دوکان کی راہ لی اور ساری راہ ایک گہری سوچ میں پڑکر دلکے ساتھ یہی گفتگو کرتا گیا کہ واہ میں بھی ایک عجیب آدمی ہوں قاضی کیطرح ناحق شہر کے اندیشہ میں دُبلا ہو رہا ہوں ریاستوں کی تبدیلیں اور دنیا کے تغیرات اکثر اُنہیں لوگوں کے شغل اشغال ہیں جو بیفکری کے عالم میں دنیا کے اور کام کاج کو استیفا دئے ہوئے ہیں اور لکھنے پڑھنے کی لیاقت یا سوچنے سمجھنے کی عادت نہ رکھنے کے سبب شب و روز گاؤ ریش بننے اور زمین آسمان کے قلابے ملانے میں اوقات بسر کرتے ہیں مگر مجھ غریب دو کوڑی کے مزدور کی عقل پر کیا پردہ چھا گیا کہ اس خام سودا میں پڑکر ناحق اپنا آپ برباد کر رہا ہوں اور اُن لوگوں کے بحث مباحثہ ... حیات اور بقا

اور رد وبدل میں اپنے ناکارہ سے کام کا بھی دھیان نہیں رکھ سکتا پیچھے جہاں کے تہاں ہی پڑے ہیں اور گھر سے جو فرمایش آئی تھی اُسکا ذرہ بھر خیال نہیں یوں دیکھو تو مغز خوری اسقدر ہی کہ دم بھر کا بھی آرام نہیں ملتا اور نتیجہ اُسکا ڈھاک کے وہی تینوں پات۔

حقیقت میں اپنی حالت آج کل کولہو کے بیل کیسی ہی جو ایک ہی معمولی جگہہ میں گھومتا رہتا ہی یا بھاگتی ہوئی گاڑی کے پہیے کی مانند جو بڑی تیزی کے ساتھ دھرے کے گرد گھومتا ہی اگر اُسنے یہ رخ زمین پر رکھا دے تو کہیں کا کہیں پہنچے اصل میں یہہ ہمارے ایامونکی شامت ہی یا نصیبونکی گردش اور لوگ جنکے ساتھ ملکے میں اپنا تضیع اوقات کر رہا ہوں وہ تو یہہ بھی نہیں جانتے کہ سستی میں سراسر زیان ہی ہاتھ پاؤں ہوتے سوتے بیکار بیٹھ رہنا اگر غضب کی بات نہیں تو کیا ہی قوم کی ترقی اور بہبودی محض ایکدوسریکی محنت سے امداد کرنے منحصر ہی قوم کے آدمی جسم کے اعضا سے شباہت رکھتے ہیں جنکے معطل رہنے میں نہ صرف جسم کا ہرج بلکہ اُنکا اپنا نقصان تصور ہی اگر چین کے لوگ بڑی محنت سے چاء کی پتی جمع کرکے فرنگستان میں نہ بھیجیں تو وہانکی پیداوار سے اپنی حاجت روائی کیونکر کر سکیں ایسا ہی ہندوستان کے لوگ اگر کپاس سے روئی بنا کے انگلستان میں نہ بھیجا کریں تو منچسٹر اور لورپول کا بنا ہوا نفیس کپڑا کہانسے پاویں غرض انہیں باہمی امداد کے وسیلوں سے قومونکی رفع حاجت ہوتی ہی اور دولت اور برکت دن بدن عروج پکڑتی جاتی ہی اگر انگلستان کے لوگ ہر وقت دنگہہ فساد اور ریاست کی تبدیلیونکے فکر میں ہی لگے رہتے تو یہہ آرام اور چین جو اُنکے ادنے ادنے گھروں میں نظر آتا ہی کہاں دیکھائی دیتا۔ ہمارے ملک کو قدرت کے معدنیات سے بھرپور پیدا کیا ہی اور اسیواسطے ہر درجہ کے گھروں میں علی قدر حیثیت کھانے پینے اور اور استعمال کے برتن اکثر مختلف دہاتوں مثلاً تانبے پیتل کانسی بھرت چاندی اور سونے روپے وغیرہ کے موجود ہیں مگر انگلستان میں جہاں ان نعمتونکی کمی ہی علم اور ہنر کے زور سے مٹی اور ریتے کے برتن ایسی صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ بنائے جاتے ہیں کہ ہمارے لوگ اپنے قیمتی اور پائدار مگر بھدے برتنونکو چھوڑ اکثر انہیں کا استعمال زیادہ پسند کرتے ہیں پر یہہ ساری باتیں ترقی امن اور علم کے نتائج ہیں میں تو آج سے اپنا دن پھر کبھی یوہیں نہیں گنواؤنگا اسی خیال میں دکان پر پہنچ گیا۔

دکان کے مالک اُسی پیرمرد نے اُسکی صورت دیکھتے ہی کہا واہ میاں آپ تو بڑے ہوشیار بیوپاری نظر آئے جنکے یہاں بھنک معلوم نہیں کہاں ہوا پھانکتے پھرے آخر مال کی بھی تو خبر لینی چاہئے تھی کل ایک راہ چلتے بیل نے دو ایک منہہ میں لیے ہی لئے تھے مگر نظر پڑجانیپر چھوڑا لئے گئے اور اگر نیچے سے پڑوں پڑوں کو دیمک بھی لگ گئی ہو تو کچھ عجب نہیں بنیا لڑکا ایک گاہک دو ایک رونے اُنکے پیچھے پھرتا ہی اگر تم موجود ہوتے تو سودا کبھی کا بن گیا ہوتا خیر اب بھی وہ پھر آیا چاہتا ہی تب تک تم اپنا بیچک نکالو۔ اتنے میں وہ شخص بھی آپہنچا اور بیچک دیکھنے پر فی الفور چونے نفع کی ٹھہرا روپیہ گن گنا حوالہ کر گیا بختیار نے تھوڑا سا روپیہ اپنے خرچ کے لئے نکال باقیکا دکانمیں جمع کرا دیا اور اڑتی سے کچھ سوتی کپڑے از قسم کھیس کے اکٹھا کرنیکی فرمایش کی چونکہ اِس لے دے میں دن بہت چڑھ گیا تھا اور بھوکھ نے از حد غلبہ کیا اسواسطے سلام علیک کرکے سیدھا سرا کو واپس آیا بھٹیاری نے جو کچھ روکھا سوکھا کھانا اسوقت موجود تھا جھٹ لا کر سامنے دھر دیا اور اُسنے بلا تمیز ذائقہ الجوع شفا کے خیال سے نوش جان کر لیا تھکا ماندہ تو تھا ہی چارپائی پر لیٹ کر حقہ کے دو ایک سلفے لگا بیخود سو گیا اور کروٹ تک نہ بدلا آخر سورج غروب ہونیکے وقت بھٹیاری کے جگانے سے جاگا اور منہہ ہاتھ دھو حقہ پی سرا کے دروازے کے آگے چہل قدمی کرنے لگا اتنے میں وزیر علی اور اُسکے رفقا سامنے آتے نظر پڑے آگے بڑھکر بڑے تپاک کے ساتھ اُن سے مصافحہ کیا اور ساتھ لیکر خوشی خوشی اپنے ڈیرہ میں آیا بھٹیاری نے دو ایک چارپائیں بچھا دیں اور چراغ جلا کر سامنے دھر دیا وزیر علی نے بیٹھتے ہی کہا کہ میاں آج سارا دن آپ کہاں رہے ہم دو تین دفعہ یہاں آئے اور آپ کے دیکھے بغیر یوہیں چلے گئے بات یہہ ہی کہ یہاں کے رئیسوں نے ایک جلسہ کی ٹھہرائی ہی جسمیں تمہارا بلانا ضروری سمجھا گیا ہی اور تعجب نہیں کہ آج یا کل کوئی آدمی خانصاحب کیطرف سے تمہارے پاس آوے بختیار نے سنکر جواب دیا کہ بھائی جلسونکی شمولیت اہل فراغت یا اہل وسعت کے لئے ہی زیبا ہی ہم محنتی غریب جو مشقت کی روٹی کھاتے ہیں اگر جلسونکی شمولیت اور اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت بسر کرنے لگیں تو بتلائے روٹی کے واسطے کسکے دروازہ پر جا کھڑے ہوویں ہاتھ پاؤں ہوتے گداگیری تو مجھسے ہو نہیں سکتی کاسہ گدائی اُٹھایا نہیں جاتا اور نہ مانگ کے ٹکڑوں کو دل چاہتا ہی۔ ہمارے حق میں یہی بہتر کہ کچھ نہ کچھ کرتے کراتے رہیں اور نہ ہمیں صرف ہماری ذاتی بہبودی منظور ہی بلکہ اوروں کا فائدہ بھی مفت خور آدمی بمشکلی کے ساتھ اپنا پیٹ تو پال سکتا ہی۔

باقی ہفتہ آیندہ

بقیہ اہل اسلام کے اعتراضوں کے جواب

چھٹا اعتراض ہم پوچھتے ہیں کہ کفارہ سب کا ہوا ہر ایک موجودین کا بر تقدیر ثانی آئیندہ اور گذشتہ کے واسطے اور کفارہ چاہئے بر تقدیر اوّل جب لوگ پیدا نہ ہوئے تھے تو اُن کے گناہ کیونکر ایک شخص نے اُٹھائے۔

جواب دنیا کے ابتدا سے لیکر دنیا کے آخر تک جو مسیح پر ایمان لاتے ہیں ان سب کے لئے مسیح کا کفارہ ہوا خدا پیش بینی سے پہلے ہی جانتا تھا کہ گناہ کس قدر ہونگے اور گنہگار کس قدر ہونگے اس لئے اُس نے ایک ایسا کفارہ کامل مقرر کیا جو سب کے لئے کافی ہو اور یہہ بھی سمجھنا چاہئے کہ اگر کوئی جانے کہ کل میرا ابتلا کسی کے سو روپیہ کا نقصان کریگا تو پھر وہ چاہے کہ میں آج اُسکا نقصان ادا کردوں تو وہ ضرور ادا کر سکتا ہی۔

ساتواں اعتراض جب مسیح نے سب کے گناہ اُٹھا لئے تو وہ گویا اوّل نمبر گنہگاروں کے ہوئے پس محتاج ہوئے طرف کسی منجی کے کیونکہ بجز منجی کے نجات ممکن نہیں پس وہ بھی محتاج کفارہ کا ہوگا اور تسلسل لازم آئیگا۔

جواب اگر کسی گنہگار پر جرمانہ ہو اور میں ادا کروں تو میں گنہگار نہیں ہو جاتا اسیطرح مسیح نے خود بیگناہ ہوکر ہمارے گناہوں کی سزا اُٹھائی پس وہ گنہگار نہیں ہو گیا کہ کسی اور منجی کا محتاج ہوتا اور تسلسل لازم آتا مسیح نے ہمارے گناہوں کی آلودگی نہیں اُٹھائی بلکہ اُن کی سزا اُٹھائی ہی۔

آٹھواں اعتراض کفارہ سے لازم آتا ہی کہ قاتل اور چور وغیرہ مجرم کو پھانسی کی سزا نہ دی جاتی حالانکہ مسیح دیتے اور لیتے بھی ہیں۔

جواب مسیح اُن کے عوض جو اُسپر ایمان لاتے ہیں موا۔ تاکہ خدا کی شریعت کا اقتضا پورا کرے وہ انسان کے قانون کے حکموں کو پورا کرنے نہیں آیا بلکہ خدا کی شریعت کو اور وہ جو انسانی قانون کے رو سے گنہگار ہونگے واجب ہی کہ قانون کے حکم کے مطابق سزا پاویں اگرچہ وہ ایمان کے وسیلے عاقبت میں اپنے گناہوں کی معافی پائینگے علاوہ اسکے یہہ بھی سوچنا چاہئے کہ مسیح سب کو نہیں بچائیگا۔ مگر اُن کو جو اُسپر ایمان لاتے ہیں اور یہہ سزا قانون کے حکم کے مطابق دنیا میں ملتی ہی وہ عوام کی مصلحت کے لیئے ہی۔

نواں اعتراض جب کفارہ ہو گیا تو کیا حاجت رہی نیکی کرنے کی باوجودیکہ مسیح نے چالیس روزہ رکھے اور حواریں بھی پابند نیکی کے رہے۔

جواب خداوند عیسیٰ مسیح دنیا میں آیا کہ ہم لوگوں کو ہمارے گناہوں سے بچاوے اُسنے ہماری سزا کو اُٹھایا۔ اور ہم اور خدا میں صلح کراکے راہ کو کھول دیا کہ خدا اپنی پاک روح ہمپر نازل کرے جس سے ہم نیکی کر سکیں۔ اور اُسنے وعدہ کیا کہ میں اُن سب پر جو ایمان لاتے ہیں روح القدس بھیجونگا۔ تاکہ وہ اُن کو سکھلاوے اور پاک کرے کہ وہ ہر ایک نیک کام کے لئے تیار ہوویں پس معلوم ہو کہ نیکی ہمارے ایمان کا پھل اور اثر ہی اور جس طرح سے کہ اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہی۔ اسیطرح سچا ایماندار نیکی کا پھل لاتا ہی۔ اور یعقوب رسول بھی سکھلاتا ہی کہ بدن بغیر روح مردہ ہی۔ ویساہی ایمان بغیر اعمال نیک کے مردہ ہی سچے ایمان سے خدا کی محبت پیدا ہوتی اور ایمان سے فرمانبرداری۔ حاصل کلام یہہ ہی کہ ہماری نجات کی بنیاد مسیح کی موت ہی۔ جس کی شرط ایمان ہی اور پھل پاکیزگی۔

دسواں اعتراض اگر مسیح نے گناہ اُٹھائے بھی ہوں تو لازم آتا ہی۔ کہ امور غیر متناہی واقع ہوں۔

جواب اگرچہ وقوع امور غیر متناہی محال ہی۔ مگر آدمی کے نزدیک جو متناہی ہی نہ خدا کے نزدیک جو خود غیر متناہی ہی اور مسیح میں جب کامل الوہیت ہی تو کچھ محال نہیں۔

گیارھواں اعتراض مسیح اگر کفارہ ہونے کو آئے تھے تو آتے ہی کفارہ کیوں نہ ہوئے بلکہ انجیل سے ثابت ہی کہ خلقت کو نصیحت کرنے آئے تھے۔

جواب مسیح کے تین عہدے تھے۔ کہانت۔ نبوت۔ بادشاہت۔ پس وہ نبوت کا کام بخوبی بجالایا۔ یعنے نصیحت کی۔ جب انجیل میں لکھا ہی۔ اور کہانت کا کام بھی ایسا پورا کیا اور کرتا ہی کہ اپنے تئیں قربان کرکے خدا کے حضور ہمیشہ اپنی اُمت کی سفارش کرتا ہی۔ اور جب اُسنے مردوں میں سے زندہ ہوکر فرمایا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا ہی تو اُسکی بادشاہت جو روحانی اور ابدی ہی۔ اُسوقت سے لیکر ابتک موجود ہی اور ابد تک قایم رہیگی اور آخر سب پر غالب آویگی۔

بارھواں اعتراض اس کفارہ کے ہونے سے معافی گناہ کی تو نہیں ہوئی۔ بلکہ زیادتی وقوع میں آئی ہی۔ کیونکہ یہودی مسیح کی حقارت کرنے کے باعث مستحق عذاب کے ہوئے۔

باقی آئیندہ

یسوع جو نجات دہندہ
ثابت کرتے ہیں نوشتے
کام نجات کا پورا ہوا
ڈٹا گور کا زور مطلق

قبر چھوڑ کے ہوا زندہ
آدمی بھی اور پاک فرشتے
اُٹھا ہی وہ تھا جو مرا
نکلی آب حیات اور بقا

ازدواج ثانی کی ممانعت کا نتیجہ

ہفتہ گذشتہ میں ہمنے بیوہ کی خودکشی کے بارے میں حینو اخبارات ملکی و ولایتی میں جو خبر درج کی تھی اور یہہ بھی لکھا تھا کہ اہل ہنود و اہل اسلام ضرور نکاح بیوگان پر توجہ فرماویں۔ سو آج اُس بیوہ کے خط کا مضمون جو اخبار انڈین مرر میں شایع ہوا ہے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں اُمید ہے کہ اس مضمون دردناک کو ذرا عبرت کی نظر سے وے صاحب ملاحظہ فرماوینگے جو نکاح بیوگان کے سدِ راہ ہیں۔

مولوی سید الفت حسین صاحب مدرس انگلو عربی کالج دہلی نے اس بارے میں جو کچھ لکھا اہل ہند نے اُسپر کچھ توجہ نکی آخر کو یہہ نتیجہ نکلا کہ ایک جوان عورت نے اسی مصیبت میں اپنی پیاری جان ہلاک کر ڈالی۔ ابھی اسی پر اکتفا نہیں ہوگا جوں جوں جہالت دور ہوتی جاویگی خودکشی نہیں تو خود مختیاری تو ضرور ہو جاویگی ہمارے نزدیک نہایت ہی مناسب ہے کہ اہل ہند ضرور اس رسم قبیح کو توڑ دیں اور ہم اسواسطے کہتے ہیں کہ یہہ بات ہر ایک مذہب و ملت کی رو سے روا ہے۔ اتنا ہی کہکر اب ہم اُس خط کو جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ذیل میں درج کرتے ہیں

مضمونِ خط

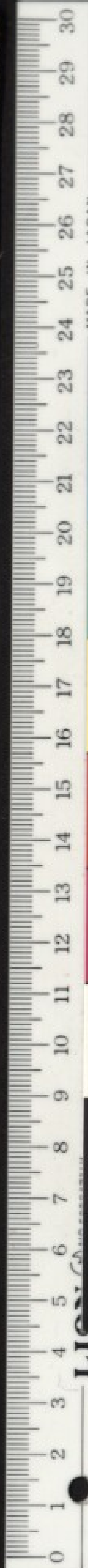
جہاں کہ میرا من ہے میں وہاں چلی جاتی ہوں کیونکہ میری زندگی بے مزہ و بے سود ہے دامن عصمت سے دہبہ لگکر بے حیائی سے زندگی کرنا ہرگز میرے پسند نہ آیا۔ ہمارا مذہب جو پیش از بلوغت کے بیاہ کر دینے کا حکم کرتا ہے اور عقد ثانیکی اجازت نہیں دیتا ہے محض بھونڈا اور نکما ہے اے میری مادر میں تجھکو اندوہ و غم کے سمندر میں ڈبوئے جاتی ہوں تو میرے قصوروں کو معاف فرما اسلئے میں پیش از وقت کے بے موت مرتی ہوں میں نے اپنی زبان سے اپنے جرم کا عفو نہ کر سکنے کر از روی تحریر کے اُسکو طلب کیا ہے میری تقدیر میں ایسی موت لکھی ہوئی تھی اور جو کرم میں لکھا ہوا ہے وہی ہوگا اِس لئے کوئی میرا درد و افسوس نہ کیا چاہئے چونکہ میرا خط تقدیر ایسا ہی تھا اس لئے اس امر میں کسیکا قصور نہیں ہے۔ اے مادر من میرے سبب سے لوگوں نے تجھ سے دوری اختیار کی تھی لیکن وہ آئندہ تجھکو چاہا کرینگے نہیں نہیں بلکہ تیرا پوجا پاٹ کرینگے میری خالہ جان جو اب تک میری محافظ و نگہبان تھی سو اُسکا میرے سر پر بڑا احسان ہے اگر اُسکو زر خالص سے سرفراز کریں تو بھی اُسکی محنت کا شکریہ ادا نہو سکیگا۔ کیا کروں کہ میں بالذات اس سے ملکر رخصت نہیں لے سکتی ہوں خیر کہ جو کچھ تقدیر میں لکھا ہوا تھا سو ظہور میں آیا۔ خالہ جان کی بہت نگہداشت و حفاظت کرو اور اس سے غافل مت ہو جیو اے خداوند عالمیان و خالق ہر دو جہان تو اِس عاصہ و مجبور بندی کے گناہوں کو جو بیشمار ہیں اپنے کرم و فضل سے سمندر کے آب رحمت سے دھو دے اور اس نجس و پلید بندی کو دوزخ کی آگ سے بچالے۔ اے خداوند تو میرا خالق و کارساز حقیقی ہے اِس لئے میں تیری درگاہ پاک میں یہہ التجا لاتی ہوں کہ تیری رحمت کی موج ایسی ہے کہ اُسکو وہ نگاہ سد نہیں کرسکتی ورنہ تیری قہر کے سمندر کی لہر کو کوئی روک سکتا ہے ازبسکہ میں کسی کی بندی و مخلوق نہیں ہوں اور سوائے تیرے اور کوئی میرا خالق و امرزگار نہیں ہے اس لئے اے پروردگار میں اپنے کئے تیرے ارادے سونپتی ہوں تو نے جسکو چاہا بخشا ہے اور جسکو چاہا داخل جہنم کرتا ہے پس اے مالک میرے تو اِس گنہگار روسیاہ بندی کو جو تیری مِلک خاص ہے جو چاہتا ہے سو کر میں تیرے رحم و فضل و کرم کی اُمیدوار ہوں۔ فقط

کہتے ہیں کہ خط مذکور کی عبارت بہت دردانگیز اور عبرت آمیز ہے اور وہ لڑکی جس نے خودکشی کر لی اٹھارہ سال کی عمر کی تھی جبکہ وہ چودہ سال کی ہوئی اُسکا شوہر مرگیا ازبسکہ وہ قابلہ اور بہت ہوشیار تھی نامقدور اپنے نفس امّارہ کے تابع نہوکر تا دم خودکشی سنبھالا جب کہ مرکب عصمت کا لجام اُسکے دست اختیار سے چھٹ گیا تو بیحیائی اور زناکاری سے جینے سے مرنا بھلا جانکر اپنی جان عزیز پر کھیل بیٹھی غرض یہہ نتیجہ عقد ثانیکی ممانعت کا ہے۔

منقولات

بقیہ درس درباب تثلیث

پھر حدیث میں یوں لکھا ہے کہ اللہ نے عیسیٰ کو مریم کی طرف بھیجا اور وہ اُسکے مُنہہ میں داخل ہوا اللہ جو ہے سو ایک معبود ہے اِس لایق نہیں کہ اُسکی اولاد ہو۔ اور یہہ سچ ہے عیسائی بھی یہہ ہی عقیدہ رکھتے ہیں لیکن اگر خدا کی مرضی ہو کہ اُسے جسکو محمد صاحب نے اللہ کا کلام ٹھہرایا اللہ کا بیٹا بھی ٹھہرائے تو اُسکا ملزم کرنیوالا اور اُسکا حرف گیر کون ہوگا۔ اور اِسلئے کہ مسیح میں ذات الٰہی اور ذاتِ انسانی دونوں تھیں بلکہ تو تو مخیر وہ خدا کا بیٹا اور انسان کا بیٹا دونوں کہا گیا ہے اور اُس آمیختہ ذات میں ہو کر وہ خدا کے اور گنہگاروں کے درمیان ایک کامل واسطہ بنا ہے۔ بشر کا کام نہیں کہ دریافت کرے اور بتلائے کہ کس طرح سے اُسمیں ذاتِ الٰہی اور ذاتِ انسانی ملتی اور موجود ہیں۔ اِسکے سوا بعض محمدی حکما بھی اُس غور اور فکر کے سبب جو اُنہوں نے ذات الٰہی کی بابت کئیں اِس نتیجہ کو پہنچے اور اِس بات کے



متقر ہوئے کہ خدا کی ذات وحدت محض نہیں ہو بلکہ
اُس میں کثرت ہو۔ مثلاً کاشانی اپنی اصطلاحات
کی کتاب میں یوں رقم کرتا ہو کہ پہلی تجلی ذات کی تجلی
ہو جس میں ذات ذات پر بیان ہوتی ہو اور دوسری
تجلی ذات کا وہ مرتبہ ہو جس میں ممکنات ثابتہ کے
اعیان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور دوسرا حکیم اپنے علم
فقہ کی اصطلاحوں کی کتاب میں یوں لکھتا ہو کہ
پہلا التعینات وہ وحدت ہو جس سے عہدیات اور
وحدیات صادر ہوتی ہیں۔ اور دوسرا تعین ذات کا
وہ مرتبہ ہو جس میں چیزیں ظہور اور تمیز پاتی ہیں۔ اور
جیلانی اپنی گلشن ذات محمودی کی تفسیر میں یوں
بیان کرتا ہو کہ جب ذات احدیت نے پہلے تعین کا
جو احدیت کے وجود اور امکان کے درمیان برزخ
جامع ہو ارادہ کیا تب ان شیئوں کے اعتبار
سے اسمائے وحدیت اور الاہیہ ہوئے اور
اور اس پہلے تعین کو عقل کل اور قلم اور روح عظیم
بھی کہتے ہیں اور ناموں کی کثرت مختلف صفتوں کے
سبب سے ہوئی ہو اور اس پہلے تعین میں سب
ظاہری اور باطنی چیزوں کی حقیقتوں نے جن کو
کونین کہتے ہیں استعداد کی راہ خدا کے علم میں ثبوت
پایا اور اس تجلی سے نفس رحمانی جو ممکنات کی صورت
پر حقیقت کے ظہور سے غرض ہو ظاہر ہوا اور اس
تجلی نے وجود کا فیض ساری موجودات پر پہنچایا
اور پہلا مرتبہ جس نے اس فیض کو قبول کیا وہی
پہلا تعین ہو۔ علاوہ اسکے جامی نے بھی اپنی
کتاب میں ایسے ہی بیان کیا ہو۔ پس نتیجہ ہماری
کلام کا یہہ ہو کہ اگر بنظر انصاف قرآن کی اُن آیتوں
پر جہاں جہاں کہ مسیح کلمہ اور خدا کے یہاں کی
روح ہی کہی گئی ہیں ملاحظہ کرنے اور اُن باتوں پر جو ہمنے
اسلام کے حکما کی پیش کی ہیں غور کریں تو یہہ صاف نتیجہ
نکلیگا کہ اہل اسلام کے حکما بھی خدا کی ذات وحدت میں
کثرت کے معتقد ہو کر نسبت ثلاثہ کے قائل ہیں اور ان میں
بھی توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کی تعلیم پائی جاتی ہو

ششم یہودیوں کی قدیم تفسیریں یعنے تارگم وغیرہ تعلیم تثلیث
کی نسبت کیا کہتی ہیں ✤

جاننا چاہیے کہ مسیح کے مجسم ہونے کے پیشتر یہودیوں کے
کُل علما اسبات کا تعین کرتے اور لوگوں کو یہہ تعلیم دیتے
تھے کہ وہ احوال جو دانیال کی کتاب کے ساتویں باب کی
۱۳ و ۱۴ آیتوں میں آیا ہو سو تثلیث کی دوسری فرد سے علاقہ
رکھتا ہو یعنے یہہ کہ میں نے رات کی رویتوں میں دیکھا کہ
ایک شخص آدم زاد کے مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور
قدیم الایام تک پہنچا وہ اُسے اُسکے آگے لائے اور تسلط و حشمت
اُسے دی گئی۔ کہ سب قومیں اور امتیں اور اہل لغت اُسکی
خدمتگذاری کریں اُسکی سلطنت ابدی سلطنت ہو جو جاتی نہ
رہیگی اور اُسکی مملکت کا زوال نہ ہوگا۔ اسکے سوا وہ یہہ
بھی تعین کرتے تھے اور لوگوں کو سکھلاتے تھے کہ وہ جو
بیابان میں موسی پر ظاہر ہوا اور اُسکے ساتھ ہم کلام ہوا
جس کی آواز اُسنے سینا پہاڑ پر سُنی سو خدا کا کلمہ تھا۔
بلکہ ربی ونی کل وس نے خروج کے ۱۹ باب کی ۳ آیت کی
تفسیر کرتے وقت یوں لکھا ہو کہ موسی اللہ کے کلمہ سے ملنے
کو پہاڑ پر چڑھا اور سترویں آیت کی یہہ تفسیر ہو کہ موسی بنی اسرائیل
کو خدا کے کلمہ کے ملنے کے لئے خیمہ گاہ سے باہر نکل آیا۔
اور ربی یونتن بنی تارگم یعنے تفسیر میں استثنا کے ۵ باب کی
۵ آیت کی یوں شرح کرتا ہو کہ موسی بنی اسرائیل کے اور
اللہ کے کلمہ کے بیچ میں کھڑا ہوا جس وقت کہ اُسکا غصہ
اُن پر بھڑکا۔ اور ۳۲ آیت کی یوں تفسیر کرتا ہو کہ بعد اُسکے
نے کلمہ کی آواز تاریکی میں سے سُنی۔ علاوہ اسکے ربی فیلو کی
تفسیر میں بھی یہی شرح پائی جاتی ہو۔ اب ان سب باتوں سے یہہ
معلوم ہوتا ہو کہ اُن کو یہہ یقین کامل تھا کہ وہ جو بیابان میں موسی
کے ساتھ ہم کلام ہوا جس کے وسیلہ سے قادر مطلق نے اپنے
احکام بنی اسرائیل کو پہنچائے جو توریت میں کبھی یہوواہ اور کبھی اسکے
حضور کا فرشتہ اور کبھی عہد کا رسول کہلاتا ہو سو خدا کا کلمہ تھا ✤

اب اے صاحبو جہانتک کہ ممکن ہو سکتا اور جہانتک کہ موقع مل سکا
اُسکے وسیلہ سے ہم آپ لوگوں کے سامھنے یہہ پیش کرتے اور
دلیل لاتے ہیں کہ قادر مطلق کی ذات بمثال تثلیث فی الوحدت
اور وحدت فی التثلیث پر موقوف ہو اور کہ مسیح اُس میں کا اقنیم ثانی
ہو جس میں ذات الٰہی پائی جاتی ہو اور کہ وہ ازل سے موجود ہو اور
اپنے مجسم ہونے سے آگے قدیم سے ہو اور ہمیشہ تک رہیگا اور اُس
اصلی حالت میں کلمہ اُسکا نام تھا۔ اور توریت اور انجیل اور قرآن اور
یہود کی قدیم تفسیریں ہم آواز ہوکر اسبات پر گواہی دیتی اور دلالت
کرتی ہیں کہ عبرانی لفظ دآوار اور خلدانی لفظ ممرا اور یونانی لفظ
لوگوس اور عبرانی لفظ کلمہ اور سنسکرت لفظ شبد ایک ہی معنے اور
مطلب آپس میں رکھتا ہو اور ایک ایک اپنی زبان میں تثلیث فی
الوحدت کے دوسرے اقنیم پر اشارہ و دلالت کرتا ہو۔ اور تثلیث
کے تیسرے اقنیم کا نام روح القدس ہو جس کی صفتیں اظہر من الشمس
ہیں وبس ✤

حاصل کلام اس احقر نے بڑے شوق و جانفشانی سے بہ اتحاد
قلبی رموز و غوامض تثلیث کو بہ براہین مبرہن و اشارات روشن سے
حاضرین انجمن کو کلام الٰہی سے انتخاب کرکے ہدیہ گذرانا۔ امید
کہ جمیع احباب جو کہ اسوقت اس مجلس میں حاضر و شریک ہیں اس
بیان کو جو کہ اس ناچیز سے سُنا ہو اپنی اپنی خاطر عاطر میں غور
فرمائیں اور زنگ انکار کو قبولیت کی چھری سے حک فرمائیں۔
ابھی وقت ہو کچھ سوچو وہ تمہارے نزدیک ہو اُس کی طلب و جستجو
کرو اور اگر اس سے غافل رہوگے تو اے بھائیو اس بات کو بھی

یقین جانو کہ خدا گنہگار کے لئے ایک مرہم ہر زخم کی ہے۔ اے احباب اسکو جو تثلیث فی الوحدت میں خدائے واحد ہی عزت و جلال و بزرگی و تعریف اب اور ہمیشہ تک ہوجیو آمین

گیت

اے باپ آسمانی تیرا پیار ۔۔۔ ہے بے بیان اور بے شمار
ہم تیرا کرتے ہیں سجود ۔۔۔ اے عابدوں کے حق معبود
عمانوئیل خداوندا ۔۔۔ تو ہے ہمارے ساتھ خدا
ہے نبی کاہن اور سلطان ۔۔۔ حمد تیری ہووے ہر زبان
اے روح القدس فارقلیط ۔۔۔ تو ہے معلم کل محیط
ہم جھکتے ہیں تیرے حضور ۔۔۔ اور تیری حمد سے ہیں مسرور
اب یا باپ بیٹے اور پاک روح ۔۔۔ تثلیث مکرم اور سبوح
یہوواہ واحد تو بے شک ۔۔۔ حمد تیری ہووے ابد تک

بقیہ رفع شکایت ریل

اس لحاظ سے جس تدبیر سے اسباب کی روانگی کے ذریعوں میں سہولیت کا ہونا یا ریلوی کے سفر میں زیادہ تر آسائش کا ہونا متصور ہو اُسکی وجہ سے غالباً لوگ ریلوی سے زیادہ کام لینے لگینگے اگرچہ محصول اور کرایہ میں تخفیف کرنے سے جسکا بلا شبہہ وہی اثر ہوگا اول مرتبہ نقصان ہے لیکن اگر یہہ تخفیف ہوشیاری کے ساتھہ کی جائیگی تو اُسکے باعث سے آیندہ آمدنی زیادہ ہو جاویگی تو اُسکے باعث سے ضلاع ملک کے باشندوں کے درمیان جو ایک دوسرے سے فاصلہ دراز پر واقع ہیں زیادہ تر آمد و رفت ہو جائیگی اور ایک مقام سے دوسرے مقام کو زیادہ مال و اسباب جانے لگیگا جو آمدنی مسافروں سے ہوتی ہے وہ خاص ادنی درجہ کے مسافروں سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ ۱۸۶۳ع میں حسب تفصیل ذیل مسافروں کی آمد و رفت سے آمدنی ہوئی

	روپیہ
درجہ اول	۱۰۰۸۹۳۳
ایضاً دوم	۱۲۴۰۰۸۶
ایضاً سوم و چہارم	۱۸۴۲۱۱۵۸

۴ ـ پس پہلے دو درجوں کی آمدنی کل آمدنی کا ایک قلیل حصہ اور ادنی درجوں کی آمدنی اُسکا ایک نہایت بڑا حصہ تھی علاوہ اِسکے اگرچہ ادنی درجوں کے مسافروں سے بحیثیت مجموعی اعلی درجے کے مسافروں کی بہ نسبت زیادہ آمدنی ہوتی ہے تاہم وہ بالفعل ریلوی کے سفر میں اپنی خبرگیری کر سکتے ہیں اور بعض اوقات اُنکی حاجتیں سمجھ میں نہیں آتیں پس گورنمنٹ ہند خاصکر ہندوستانی مسافروں کی نسبت توجہ مایل کرنا چاہتی ہے۔

۵ ـ اُنکی آسائش اور شاید بعض اوقات اُنکے قومی خیالات پر بہت کم لحاظ کیا جاتا ہے اسبات کے کہنے سے گورنمنٹ ہند کچھہ اُنکی شکایتوں کی تائید کرنا نہیں چاہتی جو اکثر مبالغہ کے ساتھہ بیان کی جاتی ہیں اور غیر صحیح بلکہ بعض اوقات غیر واجب ہوتی ہیں اور نہ گورنمنٹ موصوف یہہ چاہتی ہے کہ لوگ اُسکی نسبت یہہ خیال کریں کہ اُسنے فی الحقیقت اِس رای کو قبول کر لیا کہ قومی امتیاز سے سفر میں مسافروں کو کسی قسم کا حق حاصل ہونا چاہیے بلکہ صرف اُسکی یہہ غرض ہے کہ بعض معقول صلاحیں ایسی ہیں جنکا عمل میں لانا مناسب ہوگا۔

۶ ـ مثلاً اودہ و روہیلکھنڈ ریلوی پر ہندوستانیوں کی حسب دلخواہ ٹکٹ لینے کے واسطے عورتیں مقرر کی گئی ہیں گو یہ بات ہنوز نہیں معلوم ہے کہ اور سڑکوں پر اِس تجویز کا کہانتک تجربہ کیا گیا ہے مگر یہہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ جب انتظام کا ایک یہی بہر خاطر خواہ تجربہ ہو چکا اُسکو اور سڑکوں پر بھی آزما سکتے ہیں۔

۷ ـ باقی اور امور جنکی نسبت توجہ کی ضرورت معلوم ہوتی ہے ذیل میں بیان کئے گئے ہیں سابق میں بھی بعض امور کی نسبت رای ظاہر کی گئی تھی اور بڑی بڑی آہنی سڑکوں پر بعض امور کی کم و بیش تعمیل ہو گئی ہے۔

۸ ـ گاڑیوں میں کثرت سے مسافروں کا بیٹھنا اگرچہ اس بات میں ہندوستانی اخباروں میں اکثر شکایتیں چھپتی ہیں مگر یہہ یقین کیا جاتا ہے کہ یہہ شکایتیں شاذ و نادر ہی معقول بنیاد پر مبنی ہوتی ہیں اس معاملہ میں اور نیز اس قسم کے تمام معاملات میں عمدہ ترین صلاح یہہ ہے کہ مسافر لوگ اسبات سے مطلع کئے جاویں کہ وہ کس کس بات کے مستحق ہیں اور اسطرح پر اُنکو اپنی محافظت کی ترغیب دیجاوے اور مسافروں کی کثرت کے باب میں اسکا انتظام اسطرح پر ہو سکتا ہے کہ درجوں کے اندر اور باہر انگریزی اور دیسی زبان میں اطلاعیں لکھکر لگا دیجاویں اور اُنمیں صاف صاف یہہ بات ظاہر کر دیجاوے کہ ہر ایک درجہ میں کسقدر آدمی بیٹھہ سکتے ہیں اگر ریلوی کی ہر ایک لین پر یہہ احتیاط عمل میں لائی جائے اور کمپنیوں کے ملازموں کو تنبیہہ کے ساتھہ ہدایتیں کر دیجاویں تو گاڑیوں میں کثرت سے مسافروں کے بیٹھنے کی شکایتیں بالکل رفع ہو جائینگی۔

عام کے ذریعہ سے شاید گرم موسم میں گاڑیوں کے سفر کرنے میں آخرکار کامیابی حاصل ہو مگر بالفعل ہندوستانی مسافروں کی آسایش کی عمدہ سبیل یہہ معلوم ہوتی ہے کہ بیٹھنے کے واسطے جگہ زیادہ دیجاوے دھوپ سے کافی حفاظت کیجاوے اور ہوا کے آنیکا بخوبی بندوبست کیا جاوے اور اگرچہ بعض لینوں پر بیٹھنے کے واسطے جگہ کا عمدہ بندوبست کیا گیا ہے تاہم اور لینوں پر یہہ جگہ بہ نسبت اُسکے کم ہے

باقی آیندہ

اخبارات ملکی و ولایتی

لنڈن صاحب اخبار وکیل ہندوستان بحوالہ انڈین میلک اوپینین تحریر فرماتے ہیں کہ لنڈن میں بارش کی کثرت سے بہت طوفان آئے اور شہر کا بہت سا حصہ جو سمندر کے کنارے پر تھا تباہ ہو گیا۔ تعجب اس شہر کا سات سو میل مربع ہے آبادی چالیس لاکھہ آدمی۔ ان میں سے ایک لاکھہ آدمی کرہ زمین کے تمام ممالک سے ہیں۔ ہر ایک پانچ منٹ میں ایک اولاد پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک آٹھہ منٹ میں ایک آدمی مرتا ہے۔ ہر سال سات ہزار میل نئی سڑک بنتی ہے اور نو ہزار مکانات تعمیر ہوتے ہیں اسکے بندرگاہ میں ہر روز ایک ہزار جہاز اور نوے ہزار جہازران کام کرتے ہیں *

کشمیر سنا جاتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کے ساتھہ جب کلکتہ جاوینگے تو آٹھہ سو آدمی کی بھیڑ بھاڑ ہوگی *

اخلاق شاہانہ اخبار مذکورہ بالا میں لکھا ہے کہ جب شاہزادہ صاحب سرسالار جنگ بہادر کی بازدید سے واپس آتے تھے تو راستہ میں ایک پارسی رئیس سر کوساجی کے مکان پر ٹھہر گئے۔ وجہ یہہ تھی کہ وہ رئیس بیمار تھے۔ پھر پرنس صاحب نے مسٹر سوٹر صاحب کو عیادت کے واسطے بھیجا۔ جب تک سوٹر صاحب واپس نہ آئے اور اس پارسی رئیس کی طرف سے شاہزادہ صاحب کا شکریہ ادا نکیا تب تک شاہزادہ صاحب وہاں ٹھہرے رہے *

یہہ کیسی عمدہ اخلاق کی بات ہے کہ ایک شہنشاہ اپنی رعایا کی بیمار پرسی کے لئے جاوے۔ یہہ اخلاق اہل ہند کو مسخر کرنے والے ہیں۔ ہر چند کہ ولایت یورپ میں بارہا ایسا معاملہ ہوتا ہے الا ہند میں یہہ معاملہ تعجب انگیز ہوگا *

روس جنرل کافمین صاحب روس کو اچھا موقع ہاتھہ آیا ہے کہ سنٹرل ایشیا کی چھوٹی موٹی ریاستوں کو دبانا جاتا ہے حال میں اس جنرل نے توقند کے اس حصہ تک جو دریا سیحون کے کنارہ پر ہے قبضہ کر لیا *

ہندوستان و انگلستان کے ملکی معاملات میں تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ افغانستان کے قرب و جوار میں آ جاویگا تب اسکو معلوم ہوگا کہ فتح و نصرت کس کو کہتے ہیں جب تک وہ افغانستان سے کچھہ فاصلہ پر ہے اسکو کچھہ معلوم نہیں ہوتا *

بیگمات سلطان روم ایک اخبار میں لکھا ہے کہ ترکی روم کی آمدنی ستر ہزار پونڈ ہے جس میں سے بیس ہزار پونڈ انکے اور انکی آٹھہ سو بیبیوں کے ذاتی خرچ اخراجات میں صرف ہوتا ہے *

جب ہی ہوئیگا یہہ خرچ ہے تو لونڈیوں کا بھی ضرور کسی قدر خرچ ہوتا ہوگا۔ تب ہی بہت سے ٹکس لگا کر رعایا کو تباہ کیا جاتا ہے اور بعد ہوتے ہیں سیکڑوں جانیں مرض تلف میں آتی ہیں *

معلوم نہیں اسلامی بادشاہ کیوں اتنی شہوت رکھتے ہیں جنکے واسطے عورتوں کا ایک گلہ درکار ہوتا ہے *

دوسرے اخبار میں لکھا ہے کہ جنرل اگنٹیف صاحب نے جو دربار ترکی روم کے اندر سلطنت روس کی طرف سے سفیر ہیں سلطان عبدالعزیز خان صاحب سے ملاقات کی اور اثنائے کلام میں جنرل صاحب نے ترکی روم کے محاصل کی ابتری اور بد انتظامی اور رعایا کی آزردگی کا تذکرہ کیا اور یہہ بھی کہا کہ ان سب باتوں میں اصطلاحوں کی بہت ضرورت ہے *

انگریزوں کا یہہ قول سچا معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت ترکی روم نزع کی حالت میں ہے مگر انگلشیہ اور گورنمنٹ روس کو جلد چھٹیاں ڈالنی چاہئیں جس کی چھٹی نکلے اُسکا سلطنت روم پر قبضہ ہو *

امرتسر حضور لارڈ بشپ صاحب کلکتہ ۲۵ ماہ حال کو امرتسر میں تشریف فرما ہونگے *

جاپان جاپانیوں میں بھی اب روشنی پھیلتی جاتی ہے یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنے پندرہ نوجوانوں کو یورپ کے مختلف مقاموں اور امریکہ میں تعلیم پانے کے واسطے بھیجا ہے *

واقع میں یہہ خیال اُنکا بہت درست ہے۔ مگر تاوقتیکہ یورپ خصوصاً انگلنڈ کی تقلید نہ کرینگے اُن کے ملکی وغیرہ انتظام درست نہ ہونگے *

کلکتہ اس نامی شہر کی عدالت خفیفہ کے وکیلوں نے اس بات کی درخواست کی ہے کہ مقدمات کے دلالوں میں بعض لوگ خوش معاملگی سے مقدمات لاتے ہیں پس ان کو موقوف نہ کرنا چاہئے۔ ہنوز وکیلوں کو جواب نہیں ملا اگر واضح رہے کہ جہاں یہہ فرقہ دلالوں کا ہوگا وہاں مقدمہ کی اصلیت کا حال ظاہر ہونا معلوم ہے ہرگز مناسب نہیں ہے کہ دلالوں کو اجازت دی جاوے اور اگر یہہ معاملہ کلکتہ میں ہو گیا جو دارالسلطنت ہند کا ہے تو اور جگہوں کے واسطے سند ہو جائیگا *

حکام چیف کورٹ پنجاب کو جب اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ مقدمات کے دلال لوگوں کو فریب دیکر وکیلوں کے پاس لاتے ہیں اور مقدمہ کا اصل حال چھپا کر اور ہی طرح بیان کرتے ہیں تب اس فرقہ کو لاہور میں ممانعت ہو کر عام حکم ہو گیا کہ کوئی وکیل دلال کی معرفت مقدمہ نہ لیا کرے *

چندہ مس کارپنٹر صاحبہ نے پانسو روپیہ کراچی میں ایک دیسی زنانہ سکول کے واسطے جمع کر لیا ہے *

شاہ برہما رنگون کے ایک اخبار میں لکھا ہے کہ شاہ برہما نے امریکہ کے دو پادریوں کو مقام بہاموں میں رہنے اور اُن کو ایک گھر دیئے جانے کا حکم دیا ہے۔

مسٹر رو و مسٹر سٹیفنز دو نوں پادریوں کا کام ہو۔ معلوم ہوتا ہو کہ شاید ہمارے تعصب اب دور ہوتا جاتا ہو ❖

اِصطباغ ہمارے ایک کارسپانڈنٹ صاحب امرتسر سے تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی قدرت اللہ صاحب ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور نے ۲۱ نومبر اتوار کے روز امرتسر میں معہ اپنے فرزند اور دختر کے جناب پادری آر کلارک صاحب کے ہاتھ سے اِصطباغ پایا۔ اُسی روز عیسائیوں کے سب بچے بھی کلیسیا میں شامل ہوئے ❖

وہی صاحب لکھتے ہیں کہ امرتسر میں جناب بشپ صاحب کی آمد آمد ہو رہی ہو ❖

بشپ صاحب کی تشریف آوری پر بابو بھولا ناتھ صاحب نارووال میں پادری مقرر کئے جاوینگے اور صادق مسیح صاحب کیٹی کسٹ بٹالہ پادری عماد الدین صاحب کی جگہہ امرتسر کلیسیا کے خادم الدین مقرر ہونگے او صادق مسیح صاحب کی جگہہ منشی امام الدین صاحب کیٹی کسٹ مقرر ہو کر بٹالہ میں بھیجے جاوینگے ❖

لاہور ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب لاہور سے قمطراز ہیں کہ ۱۹ ماہ حال کو بتقریب تشریف آوری جناب مہاراجہ صاحب والی جموں و کشمیر ریلوی اسٹیشن کے پاس ۸ بجے رات کے آتشبازی چھوڑی گئی پنجاب یونیورسٹی کا امتحان ۸ نومبر کو شروع ہو کر ۲۰ کو ختم ہوا۔ ایکسو ساٹھ طالبعلم انٹرنس کے امتحان میں شامل تھے ❖

معلوم ہوتا ہو کہ سال گذشتہ کی نسبت سال حال میں اُن طلبا کی تعداد جو انٹرنس کے امتحان کے لئے آئے تھے قریب پچاس کے زیادہ ہو ❖

صوبہ بہار میں جناب پرنس آف ویلس صاحب بہادر کی یادگار کے لئے ڈیڑہ لاکھہ روپیہ چندہ میں جمع ہوا ہو۔ وہاں کے لوگوں کا ارادہ ہو کہ اس روپیہ سے ایک شفاخانہ اور ایک مدرسہ جاری کریں ❖

بمبی والوں سے بہار والوں کا خیال عمدہ معلوم ہوتا ہو کیونکہ بمبی والوں نے ہزاروں روپیہ آتش بازی میں اُڑا دیا اگر بجائے آتش بازی وہ بھی ایسا کرتے تو خوب ہوتا ❖

حکم گورنمنٹ ہند کا حکم ہو کہ جن جن اضلاع میں سے جناب صاحب پرنس آف ویلس گذرینگے وہاں کے صاحب ضلع حفاظت کے ذمہ وار تصور کئے جاوینگے۔ رات کے وقت صاحب موصوف سفر کیا کرینگے اور ریلوی سڑک پر دونوں طرف روشنی رہا کریگی ❖

بمبی صاحب قاسم الاخبار تحریر فرماتے ہیں کہ فی الحال ہزارہا لوگوں کا مجمع ہونے سے ہیضہ بھی شروع ہو گیا ہو۔ جو لوگ باہر کے وہاں مقیم ہیں ہراساں و پریشان ہو رہے ہیں ❖

حکمت عملی نواب صاحب والی حیدرآباد نے چونکہ پیشتر جانے بمبی اور ملاقات شاہزادہ صاحب سے اِنکار کیا تھا اب قاسم الاخبار سے معلوم ہوا کہ نواب صاحب نے ڈاکٹر وِنڈ صاحب سے بیماری کا سارٹیفکٹ حاصل کر لیا ہو۔ اور اب ملاقات کیواسطے نہیں جاوینگے ❖

روپڑ مہتمم اخبار ہذا نے ۱۹ ماہ حال کو اتوار کے روز ۴ بجے شام کے مقام روپڑ ضلع انبالہ میں ایک لکچر درباب قبوحات شراب خوری کے دیا۔ لکچر سننے کو بہت سے صاحبان ذی علم جو خاص وہاں کے باشندہ نہیں میں تشریف لائے اور دل و دیگر لکچر مذکور سنتے رہے ❖

امیر کابل رہبر ہند میں لکھا ہو کہ امیر کابل حالی جناب شاہزادہ پرنس آف ویلس صاحب بہادر کی ملاقات کے لئے لاہور میں آوینگے۔ اور اِس موقع پر نہایت شان و شوکت دکھلاوینگے

جموں جو محل شاہزادہ صاحب ویلس کے واسطے یہاں طیار ہو رہا ہو اُس میں پانسو معمار و صناع کام کرتے ہیں نقش و نگار اسکے کشمیری وضع کے ہونگے اور کام اکثر گلائی ہوگا ❖

کیفیت حفظان صحت پنجاب

کُل اموات ہفتہ حال میں ۳۲۹۵ درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں ۲۷۰۰ واقع ہوئیں تھیں ۱۴۱۳ اموات مرض ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں ۳۲۲ واقع ہوئیں تھیں ۱۲ مواضعات مرض ہیضہ میں ہفتہ حال میں مبتلا ہوئے کُل مواضعات جو آج کی تاریخ تک مرض ہیضہ میں مبتلا ہو چکے ہیں ۲۸۰ ہیں اموات مرض ہیضہ مختلف اضلاع پنجاب میں حسب تفصیل ذیل ہیں سیالکوٹ ۱۷ حصار ۴۲ امرتسر ۲۳ لاہور ۲۲ ہوشیارپور ۱۴ کانگڑہ ۱۹ گورداسپور ۱۱ دہلی ۷ گوجرانوالہ ۴ جالندہر ۲ کرنال ۱ منٹگمری ۱

لودیانہ

دو پلٹن اس ہفتہ میں قواعد دہلی کے جانیوالی یہاں سے گذریں رسد رسانی کا اچھا انتظام رہا ❖

۲۲ تاریخ سے ۲۵ تک امتحان مڈل سکولوں کے طلبائے کا بنگرانی جناب مسٹر کرک پٹرک صاحب ہیڈ ماسٹر ضلع سکول ہوشیارپور و جناب مولوی شہسوار الدین احمد صاحب مدرس اول ہوشیارپور و جناب میر غلام حسنین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ضلع لودیانہ مکان مشن سکول میں ہوتا رہا ❖

اِس امتحان میں کُل طلبا جو بیرونجات کے مڈل سکولوں و پرایوٹ ہندو سکول لودیانہ و مشن سکول لودیانہ وغیرہ کی تعداد ۶۵ تھی۔ امتحان میں کسی نوع کا خلل وقوع میں نہیں آیا۔ اور صاحبان ممتحن کوشش اور دیانت داری سے نگرانی کرتے رہے ❖

قصبہ سیر کے رئیس کی وفات کے باعث سب ڈسٹرکٹ جسٹری کا محکمہ ۲۵ اکتوبر سے برخاست ہو کر لودیانہ میں شامل ہو گیا ہو اور یہ حکم پنجاب کے گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ ۲۲ نومبر ۱۸۷۵ء میں مشتہر کیا گیا ❖

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا